Dr. Musarrat Jahan
Guest Faculty/Asst. Professor
Dept. of Urdu, V.M. College, Hajipur
B.A Part III (H), Paper - VI th
Topic :- Novel "Aangan" Ka Tanqeedi Jaiza.

[نوٹ: پچھلے سبق کا بقیہ حصہ]

ناول "آنگن" میں مناظر کی زیادہ گنجائش نہیں ہے مگر حسب ضرورت جو مناظر پیش کئے گئے ہیں وہ دلکش اور موثر ہیں۔ مناظر میں انہوں نے عام زندگی کے ماحول کو بڑی چابکدستی کے ساتھ پیوست کر دیا ہے۔ گھر کا ماحول اور سماجی ماحول کی عکاسی پر تو انہیں قدرت حاصل ہے ہی۔ پرانے گیتوں کے ٹکڑوں اور رسموں کے بیان نے منظر نگاری کی واقعیت میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ گھر کے آنگن میں جیتے جاگتے مرقعے پیش کئے گئے ہیں۔ خاندان کے افراد کے بچپن، جوانی اور ضعیفی کی عکاسی بڑے فنکارانہ انداز میں کی گئی ہے۔ ناول نگار کا فرض ہے کہ جیسا منظر، واقعہ اور معاشرہ اس کے سامنے موجود ہے ویسا ہی قاری کے سامنے پیش کر دے، اپنے خوابوں کا آئینہ نہ دکھائے۔ خدیجہ مستور نے اس تخلیقی فرض کو خوش اسلوبی سے نبھایا ہے۔ انہوں نے منظر کو جس رنگ میں دیکھا ہے اس کی نہایت جامع اور حقیقی تصویر پیش کر دی ہے۔ وہ منظر نگاری اور معاشرہ طرازی کے لئے نہ بیانیہ انداز اختیار کرتی ہیں نہ جذباتی۔ ناول کا ابتدائی اقتباس ہی اس سلسلے میں بہترین مثال ثابت ہوتا ہے۔

"سردیوں کی رات کتنی جلد سنسان ہو جاتی ہے۔
آج بھی شام سے بادل چھا گئے تھے ٹھنڈ بڑھ گئی
تھی۔ کوٹھری کے پاس لگا ہوا بجلی کا بلب خاموشی
سے جل رہا تھا۔ گلی کے پار اسکول کی ادھ بنی
عمارت کے قریب درختوں کے جھنڈ سے الو کے بولنے
کی آواز کی نحوست رات کو اور بھی سنسان کئے جا رہی تھی"

Scanned with CamScanner

اختصار، وسعت، جامعیت اور تہہ داری کے لحاظ سے بھی "آنگن" اپنی مثال آپ ہے۔ اس کا ہر واقعہ ناول کی دلچسپی کے عنصر میں اضافے کا سبب ہے۔ واقعات سطحی، سپاٹ اور کھردرے نہیں ہیں، منظم مربوط اور خوبصورتی سے تراشے ہوئے ہیں۔ بلکہ شروع سے آخر تک ناول کا قصہ واقعات کے ایک مضبوط تسلسل پر قائم ہے۔ کوئی واقعہ فضول اور غیر ضروری نہیں ہے۔ کسی منظر یا واقعے کو معجزانہ اختصار کے ساتھ پیش کرکے کہانی کے کسی اہم موڑ کے سارے خصوصی تاثرات کو پوری شدت کے ساتھ پیش کرنا اور سادگی کو ہاتھ سے نہ جانے دینا خدیجہ مستور کا فن ہے۔ مثلاً جمیل میاں کا چھمی کو شادی کی تجویز پیش کرنے کا منظر ایسا ہی ہے جو بڑی ہنرمندی سے تشکیل دیا گیا ہے۔ ایسے ہی اہم مقامات پر ناول میں منظر نگاری اور واقعہ نگاری کا اختصار اور ایجاز لطف دے دیتا ہے۔ اختصار اور جامعیت نے ہی مصنفہ کے اسلوب میں وہ شادابی پیدا کر دی ہے کہ قاری واقعات کے ساتھ آگے بڑھتا جاتا ہے اور ناول کے کسی مرحلے میں اکتاہٹ یا بیزاری کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس میں نہ فنی بازی گری کی جھلکیاں ہیں اور نہ نظریاتی وابستگی کی نعرے بازیاں۔ سیدھی سادی تکنیک ہے، عام فہم واقعات ہیں اور وہ دلچسپ و دلکش اسلوب بیان ہے جس کی وجہ سے "آنگن" کو اردو ادب میں لازوال حیثیت حاصل ہے۔

— x —

Scanned with CamScanner